بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ اوّل

جنوری ۸۵ء کے حکمتِ قرآن میں شائع شدہ محترم محمد رفیق چودھری صاحب کے مضمون "سیرتُ النبی قرآن حکیم کی روشنی میں" کے بارے میں ہمارے بعض قارئین نے توجہ دلائی ہے کہ اُس کے صفحہ ۴۶ پر ایک عبارت غیر محتاط ہے اور اسے پڑھ کر ایک عام قاری تشویش محسوس کرنے لگتا ہے ______ وہ عبارت کچھ یوں ہے "حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے چند لغزشیں بھی ہوئیں ۔ جن کو اللہ تعالےٰ نے فوراً معاف کر دیا ۔"

اس ضمن میں چند باتیں بطور وضاحت پیشِ خدمت ہیں ۔ پہلی بات تو یہ کہ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ نبی معصوم عن الخطا ہوتا ہے ۔ معصومیتِ انبیاء سے مراد یہ ہے کہ نبی سے اوّل تو غلطی کا صدور ہی ممکن نہیں ۔ تاہم اگر کبھی اجتہادی خطا ہو جائے تو اللہ تعالےٰ فوراً متنبہ فرما دیتے ہیں اور نبی کو اُس خطا پر قائم نہیں رہنے دیا جاتا ۔ یہی مفہوم ہے عصمتِ انبیاء کا ۔ ایک بات مزید واضح رہنی چاہیئے کہ نبی کی خطاء کبھی جانبِ نفس یا جانبِ شر میں نہیں ہوتی، بلکہ یہ اجتہادی خطا بھی جانبِ خیر ہی میں ہوتی ہے ۔ نبی کے دل میں خلق کے لیئے جو رحمت اور شفقت کے جذبات ہوتے ہیں وہ اتنے شدید ہوتے ہیں کہ یہ رحمت و شفقت بعض اوقات مومنین کے ساتھ ساتھ کافروں اور منافقوں کو بھی اپنے زیرِ سایہ لے لیتی ہے ۔ چنانچہ غزوہ بدر کے موقع پر جب اسی قلبی رحمت اور رافت کی شدت میں آپؐ نے اسیرانِ بدر کو معمولی فدیے کے بدل میں رہا کر دیا، تو اس پر اللہ تعالےٰ نے قدرے اظہار خفگی فرمایا ۔ اسی قسم کے بعض مواقع پر اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں تنبیہ فرمائی ہے لیکن ساتھ ہی فرما دیا کہ اللہ تعالےٰ آپؐ کی ایسی تمام خطاؤں کو معاف کر چکا ہے ۔ بہرحال یہ واضح رہنا چاہیئے کہ نبی کی یہ تمام خطائیں، جن کا قرآن حکیم میں ذکر ہے، جانبِ خیر میں تھیں جانبِ شر میں یا جانبِ نفس میں نہیں تھیں، یعنی نیکی، خیر، رحمت اور

شفقت کے جذبات نے کہیں حدِ اعتدال سے تجاوز کر لیا تو اللہ تعالےٰ نے اُسے بھی خطا سے تعبیر کرتے ہوئے ساتھ ہی معافی کا اعلان بھی کر دیا۔ چودھری رفیق صاحب کے مضمون میں بھی دراصل اسی کی جانب اشارہ ہے لیکن عبارت چونکہ بظاہر قدرے غیر محتاط ہے اور وہاں اختصار کے پیشِ نظر وضاحت مذکور نہیں ہے لہٰذا قارئین کے دلوں میں تشویش کا پیدا ہونا ایک فطری امر تھا۔ ہمیں توقع ہے کہ اس وضاحت کے بعد وہ تشویش اب رفع ہو جائے گی۔ (ان شاء اللہ)

زیرِ نظر شمارے میں 'علامہ اقبال کا پیغام اُمتِ مسلمہ کے نام' کے عنوان سے والد محترم، ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کا ایک خطاب شامل ہے۔ یہ خطاب یومِ اقبال کے موقع پر واپڈا آڈیٹوریم میں کیا گیا تھا۔ ہمارے محترم بزرگ شیخ جمیل الرحمٰن صاحب نے قارئین حکمتِ قرآن کے لئے اسے ٹیپ سے صفحۂ قرطاس پر منتقل کیا ہے۔
— حالیہ محاضراتِ قرآنی میں شرکت کے لئے حیدر آباد دکن (انڈیا) سے جو مقرر مہمان تشریف لائے تھے۔ ان میں دار العلوم انوار الہدیٰ حیدر آباد کے مہتمم میر قطب الدین علی چشتی بھی تھے۔ موصوف نے محاضرات میں جو وقیع مقالہ پیش فرمایا تھا وہ بھی اسی شمارے میں قارئین کے زیرِ مطالعہ آئے گا — مزید برآں مولانا سعید الرحمٰن علوی صاحب کے دو مضامین اس شمارے میں قارئین کی نظر سے گزریں گے۔ ان میں سے پہلا سورۂ بقرہ کی ایک آیت کی عالمانہ تحقیق پر مشتمل ہے اور دوسرے مضمون میں کراچی کے عبد المجیب صاحب کے ایک مضمون پر ناقدانہ تبصرہ ہے۔ محترم عبد المجیب صاحب نے 'ڈاکٹر اسرار احمد کی بیعتِ سمع وطاعت' کے عنوان سے ایک مضمون تحریر فرمایا اور پھر وسیع پیمانے پر اُسے پھیلا دیا۔ ان کی اس کاوش کے نتیجے میں یہ مضمون ملک کے متعدد ماہنامہ اور ہفت روزہ رسالوں میں شائع ہوا۔ مولانا سعید الرحمٰن علوی صاحب کی جانب سے جوابی مضمون کو حکمتِ قرآن کے صفحات میں جگہ دی جا رہی ہے۔